دستور زبانِ فارسی

دستور زبان فارسی سے مراد وہ اصول و قاعدے ہیں، جن سے فارسی زبان کو صحیح صحیح پڑھنے لکھنے اور بولنے میں مدد ملتی ہے۔

فارسی قواعد یا دستور کے عموماً پانچ حصے کیے جاتے ہیں :

(۱) علم ہجا (۲) علم صرف (۳) علم نحو (۴) علم بلاغت (۵) علم عروض

لیکن ایران کے جدید دستور نگار علم بلاغت اور علم عروض کو اس میں شامل نہیں کرتے بلکہ وہ اسے درج ذیل چار حصوں میں تقسیم کرتے ہیں :

(۱) علم ہجا (۲) علم صرف (۳) علم نحو (۴) نقطہ گزاری

۱- علم ہجا :

وہ علم ہے، جس میں حروف کے حرکات و سکنات یعنی اعراب سے بحث کی جاتی ہے اس علم کا تعلق حروف سے ہے۔

۲- علم صرف :

وہ علم ہے، جس میں لفظوں کی ساخت اور ان کی بناوٹ کے قاعدوں سے بحث ہوتی ہے، اس علم کا موضوع ''کلمہ'' ہے۔

۳- علم نحو :

وہ علم ہے، جس میں جملہ کی بناوٹ اور ترتیب و ترکیب کے قاعدوں سے بحث ہوتی ہے اس علم

کا موضوع ''کلام'' ہے۔

۴- نقطہ گزاری:

جملے کے درمیان اور اختتام پر کچھ نشانات لگائے جاتے ہیں۔ ان سے جملوں کے مفہوم کو سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔ اگر یہ نشانات نہ لگائے جائیں تو پتا نہیں چلے گا کہ جملہ کہاں ختم ہوا، کہاں جملہ ناتمام ہے۔ ایسے نشانات کے محل استعمال کو جاننے کا علم، علم نقطہ گزاری کہلاتا ہے۔ اس کا تعلق علاماتِ قرأت یا تحریر میں اوقاف و رموز کے استعمال کو جاننے اور اُسے برتنے سے ہے۔

علم ہجا

فارسی میں ۳۳ حروف تہجی ہیں :

فارسی حروف تہجی یا الفبا

ا	ء	ب	پ	ت	ث	ج
چ	ح	خ	د	ذ	ر	ز
ژ	س	ش	ص	ض	ط	ظ
ع	غ	ف	ق	ک	گ	ل
	م	ن	و	ہ	ی	

مذکورہ ۳۳ حروف میں ث، ح، ص، ض، ط، ظ، ع، ق (آٹھ حروف) عربی زبان کے ہیں، جو فارسی میں داخل کر لیے گئے ہیں اور چار حروف پ، چ، ژ، گ خاص فارسی زبان کے ہیں۔ بقیہ حروف عربی اور فارسی دونوں زبانوں میں مشترک ہیں۔

یاد دہانی :

* حروف الفبا (تہجی) کو حروف ہجا اور حروف مبانی بھی کہتے ہیں۔
* ''ق'' کو کچھ لوگوں نے ترکی زبان کا مخصوص حرف بتایا ہے۔
* جدید فارسی میں اصلاً ''ء''، ''ن'' غنہ اور یائے مجہول ''ے'' مستعمل نہیں البتہ کسی خاص ضرورت اور سہولت کے لیے کہیں کہیں ''ء'' کا استعمال کر لیا جاتا ہے۔

حروف تہجّی کی دو قسمیں ہیں : (۱) حروف مصمت (۲) حروف مصوت

۱- حروف مصمت / صامت / حروف صحیح

جس آواز کی ادائیگی میں ہوا کے راستے میں رکاوٹ پیدا ہو، اُسے حرف صامت یا مصمت کہتے ہیں۔ اس کا نام حرفِ صحیح بھی ہے۔ الف ، واو، یا (ا ، و ، ی) کے علاوہ سبھی حروف، حروف مصمت ہیں۔ حروف مصمت کو بعض قواعد نویسوں نے حروف ''بے صدا'' کے نام سے بھی یاد کیا ہے۔

۲- حروف مصوت :

جس آواز کی ادائیگی میں ہوا کے راستے میں کوئی رکاوٹ پیدا نہ ہو، اسے حروف مصوت کہتے ہیں۔ اس کا دوسرا نام حرفِ علّت بھی ہے۔ ا ، و ، ی حروفِ مصوت ہیں جن کو ''حروفِ ''باصدا'' بھی کہتے ہیں۔ مصوت کی دو قسمیں ہیں :

(۱) مصوت دراز (۲) مصوت کوتاہ

۱- مصوت دراز :

مصوت دراز کا دوسرا نام ''طویل مصوتہ'' یا دوہرا مصوتہ ہے۔ یہ مصوتہ میں مصوتہ کے ملنے سے ظاہر ہوتا ہے۔ جیسے : آ، اِی۔

۲-مصوت کوتاہ :

مصوت کوتاہ کا دوسرا نام ''قصیر مصوتہ'' ہے جو مصوتہ پر حرکت سے ظاہر ہوتا ہے۔ جیسے : اَ، اِ، اُ۔ صحیح تلفظ و قرأت کے لیے حرکت و سکون اور علامت سے کام لیا جاتا ہے۔ علامتوں کا بیان ''نقطہ گزاری'' کے عنوان سے آپ پڑھیں گے۔ ''سکون'' سے مراد حرکت کا نہ ہونا ہے اور حرکت سے مراد زبر، زیر، پیش ہے۔ حرکت دو طرح کی ہوتی ہے : کوتاہ اور دراز۔

حرکاتِ کوتاہ :

زیر، زبر، پیش، جنھیں عربی میں کسرہ، فتحہ اور ضمّہ کہا جاتا ہے۔

⊙ زیر (ـِـ) حرف کے نیچے زیر کی علامت ہوتی ہے، جیسے: دِل میں دال کے نیچے زیر کی علامت دی گئی ہے۔ اسے عربی میں کسرہ کہتے ہیں۔

⊙ زبر (ـَـ) حرف کے اوپر زبر کی علامت ہوتی ہے، جیسے: بَنارَس میں بَ کے اُوپر زبر کی علامت دی گئی ہے۔ اسے عربی میں فتحہ کہتے ہیں۔

⊙ پیش (ـُـ) کی علامت بھی حرف کے اوپر ہوتی ہے لیکن زبر سے کچھ مختلف ہوتی ہے، جیسے: گُلشن میں گ پر پیش ہے۔ اسے عربی میں ضمہ کہتے ہیں۔

یاد دہانی:

فارسی الفاظ کے آخر کا ہر حرف ساکن ہوتا ہے۔ جس حرف پر کوئی حرکت یا علامت (زیر، زبر، پیش) ہو، اُسے متحرک اور جس حرف پر حرکت نہ ہو اُسے ساکن کہتے ہیں۔ جیسے سِرْ میں 'س' متحرک اور 'ر' ساکن ہے۔

حرکاتِ دراز:

حرکاتِ دراز سے مراد مَد، تشدید اور تنوین ہے۔

مَد (ـٓـ):

یہ علامت جس حرف پر آتی ہے، اُسے کھینچ کر پڑھا جاتا ہے۔ جیسے آفتاب۔ فارسی میں یہ مَد صرف الف پر آتی ہے۔ ایسے الف کو ممدودہ کہتے ہیں۔

تنوین (ـٍـًـٌ):

یہ علامت نون ساکن زاید کی ہے، جو عربی کے بعض الفاظ کے آخر میں آتی ہے، جسے پڑھا جاتا ہے مگر لکھا نہیں جاتا بلکہ اس کی جگہ دو زبر (ـً)، دو زیر (ـٍ) اور دو پیش (ـٌ) کی علامتیں دی جاتی ہیں۔ جیسے کتاباً، کتابٍ، کتابٌ۔ اس کا تلفظ کتابَنْ، کتابِنْ اور کتابُنْ ہے۔

تشدید (ـّـ) :

جب کبھی ایک طرح کے دو حروف کسی لفظ میں ایک دوسرے کے پہلو میں آئیں اور پہلا ساکن اور دوسرا متحرک ہو تو پہلے حرف کو حذف کر کے دوسرے حرف پر تشدید کی علامت (ـّـ) لگاتے ہیں۔ جس حرف پر تشدید ہو اسے مشدّد کہتے ہیں۔ جیسے معلّم، صدّیق، غفّار، ملّت، زوّار۔

یاد دہانی

* علم ہجا کی اصطلاح میں ''اَ'' کو الف مقصورہ اور ''آ'' کو الف ممدودہ کہا جاتا ہے۔
* الف مقصورہ بعض عربی لفظ میں ''ی'' پر کھڑا زبر (ٰ) سے ظاہر ہوتی ہے۔ جیسے موسیٰ، طوبیٰ۔
* حرف ''و'' کی ایک قسم ''واو معدولہ'' کہلاتی ہے۔ یہ ''واو'' لکھا جاتا ہے مگر پڑھنے میں نہیں آتا جیسے لفظ ''خواب'' میں حرف ''واو'' خواب کا تلفظ ''خاب'' ہے۔
* حرف ''ھ'' کی ایک قسم ملفوظی اور دوسری غیر ملفوظی ہے۔ ''ہائے ملفوظی'' تلفظ میں آتی ہے جیسے ہرمز، شہر، کلاہ، لیکن ہائے غیر ملفوظی تلفظ میں نہیں آتی۔ جیسے نامہ، جامہ، ان لفظوں کا تلفظ ہے نامَ، جامَ۔

سکون (ـْـ) :

جس لفظ میں کوئی حرف ساکن ہوتا ہے اُس پر ساکن کی علامت ہوتی ہے تاکہ وہ حرف اپنے پہلے آنے والے حرف سے ملایا جاسکے، جیسے ذیل کے الفاظ میں دوسرا اور آخری حرف ساکن ہے اور دونوں ساکن حروف اپنے ماقبل حروف سے متصل ہیں۔ اسے جزم بھی کہتے ہیں۔ جیسے:

رَفْتَنْ غُنْچَہْ بِیْخْتَنْ

***

اسم اور اس کے اقسام

اسم کی تعریف آپ پڑھ چکے۔ اسم کی مختلف قسمیں ہیں۔ مثلاً اسم نکرہ ، اسم معرفہ ، اسم ذات، اسم معنی، واحد جمع (اسم مفرد اور اسم جمع)، اسم بسیط، اسم مرکب اور مذکر مؤنث۔ ذیل میں ان کا مختصر بیان درج ہے۔

(۱) اسم نکرہ اور اسم معرفہ

اسم نکرہ :

اسم نکرہ وہ اسم ہے جو غیر معین چیزوں کے واسطے وضع کیا گیا ہو۔ ایسا اسم اپنی قسم کی تمام چیزوں کے لیے یکساں استعمال ہوتا ہے۔ جیسے : پسر، کوہ، کتاب۔ اسم نکرہ کا دوسرا نام اسمِ عام بھی ہے۔

اسم معرفہ :

اسم معرفہ وہ اسم ہے جو ایک معین چیز کے واسطے وضع کیا گیا ہو۔ ایسا اسم کسی خاص شخص، جگہ یا چیز کا نام ہوتا ہے۔ جیسے : احمد، ہمالہ، دہلی۔ اسم معرفہ کا دوسرا نام اسم خاص بھی ہے۔

(۲) اسم ذات اور اسم معنیٰ

اسم ذات :

اُس چیز کا نام ہے، جس کا اپنا آپ وجود ہو۔ جیسے کتاب، آتش، قلم، باغ۔

اسم معنی :

وہ اسم ہے، جس کا وجود کسی دوسری چیز سے وابستہ ہوتا ہے۔ اسم معنی کسی حالت یا صفت کا نام

ہے۔ جیسے بخت، نیکی، ہنر، علم۔

(۳) واحد جمع (اسم مفرد اور اسم جمع)

واحد (اسم مفرد) :

اسم مفرد کلمہ کی وہ شکل ہے، جو ایک (واحد) پر دلالت کرتی ہے، اس کو واحد کہتے ہیں۔ جیسے مرد، اسپ، پرندہ، زن۔

(جمع) اسم جمع :

اسم جمع کلمہ کی وہ شکل ہے، جو ایک سے زیادہ پر دلالت کرتی ہے، اُس کو ''جمع'' کہتے ہیں۔ جیسے مردان، اسپہا، پرندگان، زنان۔

فارسی میں جاندار کی جمع ''الف نون'' لگا کر بناتے ہیں۔ جیسے مرد سے مردان اور بے جان چیزوں کی جمع ''ہا'' لگا کر۔ جیسے کتاب سے کتابہا۔

اسم جمع بنانے کے مندرجہ ذیل قاعدے ہیں :

اس میں دو کلمات ''ہا'' اور ''ان'' استعمال کیے جاتے ہیں۔

یاد دہانی

* جدید فارسی میں جاندار اور بے جان دونوں طرح کے اسموں کے آخر میں ''ہا'' جوڑ کر جمع بناتے ہیں۔
* جاندار واحد اسم کے آخر میں ہائے مختفی ہو تو اس کی جمع بنانے کے لیے ہائے مختفی کو ''گ'' سے بدل کر اس کے آخر میں ''ان'' بڑھاتے ہیں۔ جیسے خستہ سے خستگان۔ چند اور مثالیں :

واحد	جمع
زندہ	زندگان
مردہ	مردگان

ضمیر اور اس کی قسمیں

ضمیر وہ کلمہ ہے، جو اسم کے بدلے میں استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے : احمد پسر خوب است۔ او در دبیرستان درس می خواند۔

یہاں ''او'' ضمیر ہے. جو احمد کے بدلے دوسرے جملہ میں استعمال کی گئی ہے۔

یاد دہانی

ضمیر، جس کے لیے لائی جاتی ہے یا یوں کہیں کہ جس کی طرف لوٹتی ہے اس کو ''مرجع'' کہا جاتا ہے۔ جیسے احمد پسر خوب است۔ او در دبیرستان می خواند، میں ضمیر ''او'' کا مرجع ''زید'' ہے۔

ضمیر کے اقسام حسب ذیل ہیں :

(۱) ضمیر شخصی (۲) ضمیر اشارہ (۳) ضمیر موصولہ (۴) ضمیر مشترک

۱- ضمیر شخصی :

وہ ضمیر ہے جو کسی شخص کے بدلے میں آئے، جیسے : من، ما۔ اس کی تین قسمیں ہیں :

متکلم، حاضر اور غائب۔

اور پھر ہر ایک کے لیے واحد و جمع کا صیغہ ہوتا ہے۔ اس طرح ضمیر شخصی کے چھ صیغے ہوتے ہیں:

واحد غائب، جمع غائب، واحد حاضر، جمع حاضر، واحد متکلم، جمع متکلم

یاد دہانی

* جدید فارسی قواعد کی اصطلاح میں واحد غائب کو شخص سوم مفرد کہتے ہیں اور اسی طرح جمع غائب

کو شخص دوم مفرد، جمع حاضر کو شخص دوم جمع، واحد متکلم کو شخص اوّل مفرد اور جمع متکلم کو شخص اوّل جمع کہتے ہیں اور ترتیب بھی الگ انداز سے بناتے ہیں یعنی: شخص اوّل مفرد، شخص اوّل جمع، شخص دوم مفرد، شخص دوم جمع، شخص سوم مفرد، شخص سوم جمع۔

ضمیر کی مختلف پہلوؤں سے مختلف قسمیں ہیں۔ مثلاً ضمیر شخصی، ضمیر فاعلی، مفعولی و اضافی، ضمیر متصل و منفصل، ضمیر مشترک اور ضمیر اشارہ۔ ذیل میں ان سب کا مختصر تذکرہ درج ہے:

۲۔ ضمیر فاعلی:

وہ ضمیر ہے جو جملے میں فاعل یا مسند الیہ کا کام کرے۔ جیسے: من آمدم، اوشان رفتند۔

۳۔ ضمیر مفعولی:

وہ ضمیر ہے جو جملے میں مفعول کا کام کرے۔ جیسے: من او را زدم، ما شما را دیدیم۔

ضمیر مفعولی کے ساتھ "را" کا استعمال ہوتا ہے۔ ان جملوں میں "او را" اور "شما را" ضمیر مفعول ہے۔

۴۔ ضمیر اضافی:

وہ ضمیر ہے جو مضاف الیہ کا کام کرے۔ جیسے: کتابِ او، قلمت، کلاہِ من۔

ان فقروں میں "او"، "ت" اور "من" مضاف الیہ ہیں۔ اور ان کا مضاف کتاب، قلم اور کلاہ ہے۔

۵۔ متصل:

وہ ضمیر ہے جو اپنے سابق کلمے سے ملی رہے۔ جیسے: قلمش، کتابتان وغیرہ۔

۶۔ منفصل:

وہ ضمیر ہے جو اپنے پہلے لفظ سے جدا ہو۔ قلمِ او، کتابِ شما۔

الحاق اور حالتوں کے اعتبار سے ضمیروں کے صیغے:

حالت فاعلی

	واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
متصل :	-	ند	ی	ید	م	یم
منفصل :	او	اوشاں	تو	شما	من	ما

حالت مفعولی

	واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
متصل :	ش	شاں	ت	تان	م	ماں
منفصل :	او را	اوشاں را	ترا	شما را	مرا	ما را

حالت اضافی

	واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
متصل :	ش	شاں	ت	تاں	م	ماں
منفصل :	او	اوشاں	تو	شما	من	ما

یاد دہانی

ضمیر متصل اسم میں لگتی ہے تو اضافت کا معنی دیتی ہے جیسے پسرش اور فعل میں لگتی ہے تو مفعول کا معنی دیتی ہے جیسے گفتمش۔ پہلی مثال میں ''ش'' کے معنی ہیں ''اس کا'' اور دوسری مثال میں ''ش'' کے معنی ہیں اُس کو۔

۷۔ ضمیر مشترک :

وہ ضمیر ہے جو متکلم، حاضر اور غائب تینوں کے لیے یکساں استعمال ہو۔ وہ یہ ہیں : خود، خویش، خویشتن۔ لیکن عام طور پر صرف خود ہی کا استعمال ہوتا ہے۔ کبھی اس کو تاکید کے لیے بھی

استعمال کرتے ہیں۔ جیسے : من خود گفتم، او خود گفت۔

۸- ضمیر اشارہ :

فارسی میں اسم اشارہ واحد (آن، این) اور جمع (آنان، آنہا - اینان، اینہا) ضمیر اشارہ کے طور پر بھی استعمال ہوتا ہے۔ مثلاً قلم و کتاب ہر دو مرا بدہ، آن توی اطاق است و این روی میز۔ اس جملہ میں ''آن'' قلم کے لیے اور ''این'' کتاب کے لیے آیا ہے۔ لہٰذا یہ ضمیر اشارہ ہے۔

یاد دہانی

اسم اشارہ اور ضمیر اشارہ کا فرق یوں ظاہر ہوتا ہے کہ اسم اشارہ، اسم کے ساتھ آتا ہے اور ضمیر اشارہ اسم کے بدلے میں۔

صفت اور اس کی قسمیں

وہ کلمہ جو اسم کی حالت اور کیفیت کو بیان کرے، صفت کہلاتا ہے۔ مثلاً : پسر خوب ہے۔ یہاں خوب، پسر کی صفت کو بیان کر رہا ہے۔ کلمۂ خوب صفت ہے۔

وہ اسم جس کی صفت بیان کی جاتی ہے اصطلاح قواعد میں اسے موصوف کہا جاتا ہے۔

صفت کی قسمیں

صفت کی مختلف قسمیں ہیں:

(۱) صفتِ ذاتی (۲) صفتِ نسبتی (۳) صفتِ مقداری (۴) صفتِ عددی

۱- صفتِ ذاتی :

وہ صفت ہے، جو کسی ذات کی خوبی، خرابی، رنگت وغیرہ کو بیان کرے۔ جیسے : خوب، نیک، بد، زشت وغیرہ۔

۲- صفتِ نسبتی :

وہ صفت ہے، جس سے کسی شخص یا چیز کی کسی شخص یا چیز کے ساتھ نسبت معلوم ہوتی ہے۔ جیسے : ایرانی، ہندستانی۔ یہ صفت شخص یا چیز کے آخر میں ''یائے نسبتی'' یا ''ئی'' لگا کر بنائی جاتی ہے۔ جیسے : شیرازی، یزدی، مصطفائی۔

اگر کسی اسم کے آخر میں الف ہے تو یائے نسبتی کو جوڑنے سے پہلے واو کا اضافہ کیا جاتا ہے

یا الف کو حذف کر دیا جاتا ہے۔ جیسے : دنیا سے دنیاوی اور دنیوی۔ اسی طرح اگر کسی اسم کا آخری حرف ''ی'' ہے تو اسے ''و'' میں بدل کر یائے نسبتی لگا دیتے ہیں۔ جیسے دہلی سے دہلوی اور رانچی سے رانچوی وغیرہ۔

۳- صفت مقداری :

وہ صفت ہے جس سے کسی چیز کی مقدار معلوم ہوتی ہے۔ اس کا استعمال ہمیشہ موصوف مقداری کے پہلے ہوتا ہے اور مقدار کے پہلے عدد معیّن یا غیر معیّن بھی ہوتا ہے۔ جیسے: چہار کیلو گندم، پنج لیتر شیر۔

۴- صفت عددی :

وہ صفت ہے جس سے کسی چیز کا شمار یا عدد معلوم ہو۔ جیسے : خدا پنج انگشت یکساں نہ کرد۔ من دو صندلی دارم۔

یاد دہانی

جس چیز کی تعداد بتائی جائے اس کو معدود کہتے ہیں۔ معدود کو اکثر واحد استعمال کرتے ہیں۔ جیسے دو گاؤ، چہار پا۔

عدد اور اس کی قسمیں

عدد وہ کلمہ ہے جو شخص یا چیزوں کو گننے کے کام آئے۔ جس شخص یا چیز کو گنا جاتا ہے اسے معدود کہتے ہیں۔ عدد کی چار قسمیں ہیں:

(۱) عدد اصلی (۲) عدد وصفی (ترتیبی) (۳) عدد کسری (۴) عدد توزیعی

۱- عدد اصلی:

یعنی وہ اعداد جن کی باہمی ترکیب سے دیگر اعداد حاصل ہوتے ہیں "یک سے نُہ" تک کا عدد اصلی "احاد" کہلاتا ہے اور دہ، بیست، سی، چہل، پنجاہ، شصت، ہفتاد، ہشتاد، اور نود کو "عشرات" کہا جاتا ہے۔ "یازدہ" سے "نہدہ" تک کے اعداد مخصوص طریقے سے بنتے ہیں۔

یک	دو	سہ	چہار	پنج	شش	ہفت	ہشت	نُہ	دہ
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰

یازدہ	دوازدہ	سیزدہ	چہاردہ	پانزدہ	شُشدہ	ہفدہ	ہژدہ	نُہدہ	بیست
۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰

سی	چہل	پنجاہ	شصت	ہفتاد	ہشتاد	نود	صد	ہزار
۳۰	۴۰	۵۰	۶۰	۷۰	۸۰	۹۰	۱۰۰	۱۰۰۰

دیگر تمام اعداد انھی بیس شماروں سے بنتے ہیں۔ جیسے اگر ہم کہیں تو "دو" اور "دہ" مل کر دوازدہ

(۱۲) ہوں گے اور اگر عدد ہفت صد بنانا چاہیں تو ہفت اور صد کی ترکیب سے ''ہفت صد'' بنے گا۔

۲- عدد وصفی :

وصفی یا ترتیبی عدد وہ ہے جس سے معدود کا مرتبہ واضح ہوتا ہے۔ عدد وصفی کا دوسرا نام عدد ترتیبی ہے۔ اس کے بنانے کا قاعدہ یہ ہے کہ عدد اصلی کے آخر میں ''م''، ''می''، ''مین'' جوڑتے ہیں۔ جیسے ''دو'' عدد اصلی سے ''دوم''، ''دومی'' اور ''دومین'' عدد وصفی ہے۔

ہشتم سے ہشتمین''۔

۳- عدد کسری :

وہ عدد ہے جس سے صحیح عدد کا ایک یا کچھ حصہ سمجھ میں آئے۔ جیسے : سہ یک، پنج یک، صد یک۔

یاد دہانی

* اب یہ عدد یک دوم (۱/۲) اور یک سوم (۱/۳) یا یک چہارم (۱/۴) کی صورت میں لکھا جاتا ہے۔
* کبھی بجائے یک دوم اور یک سوم کے عربی الفاظ نصف، ثلث، ربع اور خمس وغیرہ کا استعمال کیا جاتا ہے۔

۴- عدد توزیعی :

عدد توزیعی، جس سے معدود کو مساوی اعداد میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ جیسے : دو دو، سہ سہ، چہار چہار مثلاً کتابہا پنج پنج چیدہ شدند۔

مصدر اور اس کی قسمیں

مصدر اس اسم کو کہتے ہیں جس سے کسی کام کا کرنا یا ہونا معلوم ہو اور اس میں زمانہ نہیں پایا جاتا ہو۔ جیسے : نوشتن (لکھنا)، خواندن (پڑھنا)، گفتن (کہنا) وغیرہ۔ فارسی میں مصدر کی دو علامتیں ہیں : ''دَن'' جیسے آمدن، دوسرا ''تَن'' جیسے رفتن۔ اسی طرح مصدر کے دو مادۂ فعل ہیں یعنی مادۂ ماضی اور مادۂ مضارع۔ اِن ہی دو مادّوں سے سارے فعل بنتے ہیں۔

مصدر کے اقسام

مختلف پہلو سے مصدر کی مختلف قسمیں اور نوعیتیں ہوتی ہیں، جن کا مختصر بیان درج ذیل ہے :

(۱) مصدر وضعی (۲) مصدر غیر وضعی (۳) مصدر مفرد (۴) پیشوندی

(۵) مصدر مرکب (۶) مصدر فرعی (۷) مصدر متصرف (۸) مصدر مقتضب

۱- مصدر وضعی :

وہ مصدر ہے، جس کو اہل ایران نے فارسی زبان ہی سے بنایا ہے۔ جیسے : گفتن، رفتن وغیرہ۔

۲- مصدر غیر وضعی :

وہ مصدر ہے جس کو غیر زبان کے لفظ میں علامت مصدر جوڑ کر بنایا جاتا ہے۔ جیسے : طلبیدن، برقیدن وغیرہ۔

۳- مصدر مفرد :

وہ مصدر، جو ایک فارسی لفظ سے بنا ہو اسے مصدر سادہ بھی کہتے ہیں۔ جیسے : آمدن، نوشتن وغیرہ۔

۴- مصدر پیشوندی :

وہ مصدر ہے جس کے پہلے کوئی حرف معنوی بڑھایا گیا ہو جیسے : داشتن سے برداشتن، آمدن سے درآمدن۔

۵- مصدر مرکب :

وہ مصدر ہے، جو مصدر وضعی کے پہلے کوئی اسم بڑھا کر بنایا گیا ہو۔ جیسے : سرآمدن، چشم زدن، بیرون آمدن۔

۶- مصدر فرعی :

وہ مصدر ہے جو دوسرے مصدر کے امر حاضر کے آخر میں علامت مصدر بڑھا کر بناتے ہیں۔ جیسے آمیختن، سے آمیز (فعل امر) اور آمیز سے آمیزیدن۔

۷- مصدر متصرف :

وہ مصدر ہے، جس سے تمام افعال بنتے ہیں۔ جیسے آمدن، رفتن وغیرہ۔

۸- مصدر مقتضب :

وہ مصدر ہے، جس سے سارے افعال مشتق نہیں ہوتے۔ جیسے : آختن ۔

یاد دہانی

* مصدر اور فعل دونوں کام کا ہونا یا کرنا بتاتا ہے۔ مگر فرق یہ ہے کہ مصدر میں زمانہ نہیں پایا جاتا جب کہ فعل میں زمانہ پایا جاتا ہے۔

فعل اور اقسامِ فعل

(I)

فعل کی تعریف پچھلے صفحات میں درج ہو چکی ہے۔ زمانہ کے اعتبار سے فعل کی تین قسمیں ہیں :
(۱) ماضی (۲) حال (۳) مستقبل
ماضی گزرے ہوئے زمانے کو کہتے ہیں، حال موجودہ زمانے کو اور مستقبل آنے والے زمانے کو۔

فعل ماضی اور اس کی قسمیں

فعل ماضی کی چھے قسمیں ہیں:
(۱)مطلق (۲) قریب (۳) بعید (۴) استمراری (۵) احتمالی (۶) تمنائی

(۱)فعل ماضی مطلق :

فعل ماضی مطلق کا دوسرا نام ''ماضی سادہ'' ہے یعنی وہ فعل جس سے صرف گزرے ہوئے زمانے میں کسی کام کا ہونا یا کرنا معلوم ہو۔

ماضی مطلق بنانے کا طریقہ

مصدر سے فعل ماضی مطلق بنانے کا قاعدہ یہ ہے کہ مصدر کے آخر سے حرف نون گرا دیتے ہیں۔ جیسے : آمدن سے آمد، رفتن سے رفت۔

مصدر آمدن سے فعل ماضی مطلق کی گردان

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
آمد	آمدند	آمدی	آمدید	آمدم	آمدیم
وہ آیا	وہ سب آئے	تو آیا	تم سب آئے	میں آیا	ہم سب آئے

(۲) فعل ماضی قریب :

جس فعل سے نزدیک کے گزرے ہوے زمانے میں کسی کام کا ہونا یا کرنا معلوم ہو اس کو فعل ماضی قریب کہتے ہیں۔ جیسے: آمدہ است (وہ آیا ہے)، گفتہ است (اس نے کہا ہے)۔ ماضی قریب کا دوسرا نام ''ماضی نقلی'' ہے۔

ماضی قریب بنانے کا طریقہ

فعل ماضی مطلق صیغہ واحد غائب کے آخر میں ''ہ است'' بڑھا دیا جاتا ہے۔ جیسے آمدن سے آمدہ است (وہ آیا ہے)۔

مصدر آمدن سے فعل ماضی قریب کی گردان

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
آمدہ است	آمدہ اند	آمدہ ای	آمدہ اید	آمدہ ام	آمدہ ایم
وہ آیا ہے	وہ سب آئے ہیں	تو آیا ہے	تم سب آئے ہو	میں آیا ہوں	ہم سب آئے ہیں

(۳) فعل ماضی بعید :

اس فعل کو کہتے ہیں، جس سے دور کا گزرا ہوا زمانہ معلوم ہو۔ جیسے : آمدہ بود (وہ آیا تھا)، رفتہ بود (وہ گیا تھا)۔

ماضی بعید بنانے کا طریقہ

فعل ماضی بعید بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ ماضی مطلق صیغہ واحد غائب کے آخر میں ''ہ بود'' بڑھا دیا جاتا ہے۔ جیسے آمدن سے آمدہ بود (وہ آیا تھا)۔

مصدر آمدن سے فعل ماضی بعید کی گردان

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
آمدہ بود	آمدہ بودند	آمدہ بودی	آمدہ بودید	آمدہ بودم	آمدہ بودیم
وہ آیا تھا	وہ سب آئے تھے	تو آیا تھا	تم سب آئے تھے	میں آیا تھا	ہم سب آئے تھے

(۴) فعل ماضی ناتمام:

جس فعل سے گزرے ہوئے زمانے میں کسی کام کا جاری رہنا سمجھا جائے اس کو ماضی ناتمام یا استمراری کہتے ہیں۔

ماضی ناتمام بنانے کا طریقہ

ماضی ناتمام بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ فعل ماضی مطلق کے تمام صیغوں کے شروع میں می یا ہمی بڑھا دیتے ہیں۔ جیسے: آمد سے می آمد (وہ آتا تھا)، می رفت (وہ جاتا تھا)۔ پرانی فارسی میں ''می'' کی جگہ پر ''ہمی'' بھی لکھا جاتا تھا مگر اب یہ متروک ہے۔

مصدر آمدن سے فعل ماضی ناتمام کی گردان

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
می آمد	می آمدند	می آمدی	می آمدید	می آمدم	می آمدیم
وہ آتا تھا	وہ سب آتے تھے	تو آتا تھا	تم سب آتے تھے	میں آتا تھا	ہم سب آتے تھے
وہ آرہا تھا	وہ سب آرہے تھے	تو آرہا تھا	تم سب آرہے تھے	میں آرہا تھا	ہم سب آرہے تھے

۵- ماضی احتمالی :

جس فعل سے گزرے ہوئے زمانے میں کسی کام کے ہونے یا نہ ہونے میں شک پایا جائے اسے فعل ماضی احتمالی یا فعل ماضی شکیہ کہتے ہیں۔ جیسے آمدہ باشد (وہ آیا ہوگا)، رفتہ باشد (وہ گیا ہوگا)۔ ماضی احتمالی کا دوسرا نام ''ماضی شکیہ'' ہے۔

ماضی احتمالی بنانے کا طریقہ

فعل ماضی احتمالی بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ فعل ماضی مطلق کے صیغہ واحد غائب کے آخر میں ''ہ باشد'' بڑھا دیا جاتا ہے۔ جیسے آمدن سے آمدہ باشد (وہ آیا ہوگا)۔

مصدر آمدن سے فعل ماضی احتمالی کی گردان

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
آمدہ باشد	آمدہ باشند	آمدہ باشی	آمدہ باشید	آمدہ باشم	آمدہ باشیم
وہ آیا ہوگا	وہ سب آئے ہوں گے	تو آیا ہوگا	تم سب آئے ہوگے	میں آیا ہوں گا	ہم سب آئے ہوں گے

۶- ماضی تمنائی :

ماضی تمنائی وہ فعل ہے جس سے گزرے ہوئے زمانہ میں کسی کام کے ہونے یا کرنے کی آرزو، یا شرط معلوم ہو۔ جیسے آمدی (وہ آتا)۔ ماضی تمنائی کا دوسرا نام ماضی شرطیہ بھی ہے۔ ماضی تمنائی کے صرف تین صیغے ہوتے ہیں۔ واحد غائب، جمع غائب اور واحد متکلم۔

فعل ماضی مطلق کے آخر میں ''ی'' جوڑ دینے سے ماضی تمنائی بن جاتا ہے۔

گردان

آمد + ی = آمدی	آمدندی	آمدی
وہ آتا	وہ سب آتے	میں آتا

یاد دہانی

* ماضی تمنائی میں دراصل ''کاش'' یا ''اگر'' جیسا مفہوم چھپا ہوتا ہے۔ مثلاً ''آمدی'' کا پورا مطلب ہے کاش وہ آتا یا اگر وہ آتا۔
* جدید فارسی میں ماضی تمنائی کا استعمال متروک ہے۔ اس کی ضرورت مختلف دوسرے طریقوں سے پوری کی جاتی ہے، جس کی تفصیل آپ قواعد کی کسی بڑی کتاب سے معلوم کر سکتے ہیں۔
* ماضی تمنائی کے تین صیغے وہی ہوتے ہیں جو فعل امر و نہی کی گردان میں نہیں آتے ہیں۔ اس کی وضاحت یوں ہے:

گردان

	واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
ماضی تمنائی			×	×		×
فعل امر / نہی	×	×			×	

۷۔ فعل مضارع:

فعل مضارع وہ فعل ہے جو زمانۂ حال اور استقبال دونوں پر دلالت کرتا ہے یعنی حال اور مستقبل دونوں ہی کے لیے اس کا استعمال ہوسکتا ہے۔ جیسے:

آمدن سے آید = وہ آتا ہے، وہ آرہا ہے (حال کا معنی)
وہ آئے گا (مستقبل کا معنی)

فعل مضارع کا ''وجوہِ فعل'' کے اعتبار سے ایک تیسرا معنی بھی ہے، جسے التزام کا معنی کہتے ہیں۔ جیسے: ''آید'' (وہ آئے)۔ مختلف مصدروں سے، فعل مضارع بنانے کے الگ الگ طریقے ہیں اور وہ پیچیدہ بھی ہیں اس لیے مصدروں کے مضارع یاد کر لینا ہی آسان سمجھا جاتا ہے۔ فعل مضارع کی دو قسمیں ہیں: (۱) مضارع اخباری اور (۲) مضارع التزامی۔

جب فعل مضارع کے پہلے ''می'' جوڑ دیا جائے تو وہ ''مضارع اخباری'' کہلاتا ہے۔ جیسے : رود سے می رود۔ اسی کا مشہور نام فعل حال ہے اور جب فعل مضارع سے پہلے ''ب'' جوڑ دیا جائے تو وہ مضارع التزامی بن جاتا ہے جیسے : رود سے ''برود''، شاید احمد آنجا برود یا اگر بروم میں مضارع التزامی کا استعمال ہے یعنی شاید احمد وہاں جائے یا اگر میں جاؤں۔

مصدر آمدن سے فعل مضارع کی گردان

آید	آیند	آیی	آیید	آیم	آییم

حال کا معنی :

وہ آتا ہے	وہ سب آتے ہیں	تو آتا ہے	تم سب آتے ہو	میں آتا ہوں	ہم سب آتے ہیں
وہ آرہا ہے	وہ سب آرہے ہیں	تم آرہے ہو	تم سب آرہے ہو	میں آرہا ہوں	ہم سب آرہے ہیں

استقبال کا معنی :

وہ آئے گا	وہ سب آئیں گے	تو آئے گا	تم سب آؤ گے	میں آؤں گا	ہم سب آئیں گے

التزام کا معنی :

وہ آئے	وہ سب آئیں	تو آئے	تم سب آؤ	میں آؤں	ہم سب آئیں

۸۔ فعل حال :

کسی کام کا ہونا یا کرنا موجودہ زمانے میں معلوم ہو تو اسے فعل حال کہتے ہیں۔ جیسے : احمد می رود (احمد جاتا ہے)، پسران بازی می کنند (لڑکے کھیلتے ہیں)۔

فعل حال بنانے کا طریقہ

اس کے بنانے کا طریقہ آسان ہے۔ مضارع کے سبھی صیغوں کے شروع میں می بڑھا دینے سے فعل حال بن جاتا ہے۔ قدیم فارسی میں ''می'' کی جگہ ''ہمی'' بھی لکھا جاتا تھا۔

مصدر آمدن سے فعل حال کی گردان

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
می آید	می آیند	می آیی	می آیید	می آیم	می آییم
وہ آتا ہے	وہ سب آتے ہیں	تو آتا ہے	تم سب آتے ہو	میں آتا ہوں	ہم سب آتے ہیں
وہ آرہا ہے	وہ سب آرہے ہیں	تو آرہا ہے	تم سب آرہے ہو	میں آرہا ہوں	ہم سب آرہے ہیں

۹۔ فعل مستقبل:

فعل مستقبل وہ فعل ہے جس سے آنے والے زمانے میں کسی کام کا ہونا یا کرنا سمجھا جائے۔
جیسے: خواہد گفت (وہ کہے گا)، خواہم گفت (میں کہوں گا)۔

فعل مستقبل بنانے کا طریقہ

فعل مستقبل بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ ماضی مطلق صیغہ واحد غائب کے پہلے ''خواہد'' یا اس کے صیغے جوڑ دیے جاتے ہیں۔ جیسے خواہد آمد (وہ آئے گا)، خواہند آمد (وہ سب آئیں گے)۔

مصدر آمدن سے فعل مستقبل کی گردان

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
خواہد آمد	خواہند آمد	خواہی آمد	خواہید آمد	خواہم آمد	خواہیم آمد
وہ آئے گا	وہ سب آئیں گے	تم آؤ گے	تم سب آؤ گے	میں آؤں گا	ہم سب آئیں گے

۱۰۔ فعل امر:

فعل امر وہ ہے جس سے کسی کام کے کرنے کا حکم معلوم ہو۔ جیسے برو (جاؤ)۔
فعل امر کے صرف تین صیغے ہوتے ہیں یعنی واحد حاضر، جمع حاضر اور جمع متکلم
فعل امر، صیغہ واحد حاضر بنانے کا قاعدہ یہ ہے کہ مضارع التزامی کے صیغہ واحد حاضر

کا آخری حرف ہٹا دیتے ہیں۔ جیسے بروی سے برو۔

فعل امر جمع حاضر اور جمع متکلم کے لیے مضارع التزامی کا صیغہ جمع حاضر اور جمع متکلم استعمال ہوتا ہے۔

گردان

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
×	×	برو	بروید	×	برویم
		تم جاؤ	تم سب جاؤ		ہم سب جائیں

یاد دہانی

* فعل امر کی ایک صورت وہ ہے جس کو امر استمراری یا امر دوامی کہا جاتا ہے۔ اس کے لیے فعل سے پہلے ''می'' جوڑتے ہیں اور حرف ''ب'' ہٹا دیتے ہیں۔ جیسے می نویس (لکھتے رہو)، می گو (کہتے رہو)۔ استمراری کا صرف ایک ہی صیغہ یعنی واحد حاضر عموماً استعمال میں آتا ہے۔ کبھی کبھی یوں بھی لکھتے ہیں: ''می بگو'' یعنی ''ب'' کو حذف نہیں کرتے ہیں۔
* فعل امر کے وہی تین صیغے بنتے ہیں جو ماضی تمنائی کی گردان میں نہیں ہوتے ہیں۔

۱۱- فعل نہی:

وہ فعل ہے جس سے کسی کام کے نہ کرنے کا حکم معلوم ہو۔ نہی کے معنی کسی کام سے روکنے یا منع کرنے کے ہیں۔ یہ فعل در اصل، فعل امر کی ضد ہے یا یوں کہیں کہ فعل امر منفی کا نام فعل نہی ہے۔ فعل امر ہی کی طرح فعل نہی کے بھی تین ہی صیغے ہوتے ہیں یعنی واحد حاضر، جمع حاضر اور جمع متکلم۔

فعل نہی بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ فعل مضارع اخباری کے پہلے ''م'' جوڑا جائے اور آخری حرف ہٹا دیا جائے جیسے روی سے مَرو (مت جاؤ)۔

گردان

مرو	مروید	مرویم
تم مت جاؤ	تم سب مت جاؤ	ہم سب نہ جائیں

یاد دہانی

جدید فارسی میں فعل نہی جمع حاضر اور جمع متکلم کی جگہ پر فعل مضارع منفی صیغہ جمع حاضر اور جمع متکلم سے بھی کام لیتے ہیں۔ مثلاً نرو، نروید، نرویم۔

امدادی اور اصلی فعل :

فعل مرکب کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ وہ امدادی اور اصلی فعل سے مرکب ہو۔ جیسے ''خواستم کہ بروم'' اس مثال میں ''خواستم'' امدادی فعل ہے اور ''بروم'' فعل اصلی۔ امدادی فعل پہلے رہتا ہے اور اصلی بعد میں۔ بایستن، خواستن، توانستن اور گزاردن، عام طور پر امدادی فعل کا کام دیتے ہیں۔ جیسے :

باید کہ بروم	=	مجھے جانا چاہیے
بایست کہ بروم	=	مجھے جانا چاہیے تھا
خواست کہ برود	=	اس نے جانا چاہا
می خواہد کہ برود	=	وہ جانا چاہتا ہے
توانم کہ بکنم	=	میں کر سکتا ہوں
توانستند کہ بکنند	=	وہ سب کر سکتے تھے
مرا بگزار کہ بروم	=	مجھے جانے دو

یاد دہانی

قدیم فارسی میں عام طریقہ یہ تھا کہ اصلی فعل کے لیے فعل ماضی مطلق استعمال کرتے تھے جیسے ''باید کرد'' (کرنا چاہیے) یا پھر اصلی فعل کو امدادی سے پہلے، بصورت مصدر لاتے تھے جیسے کردن باید لیکن جدید فارسی میں یہ شکلیں متروک ہیں۔